صفحات: 21

اللہ پاک سے ملاقات کا شوق

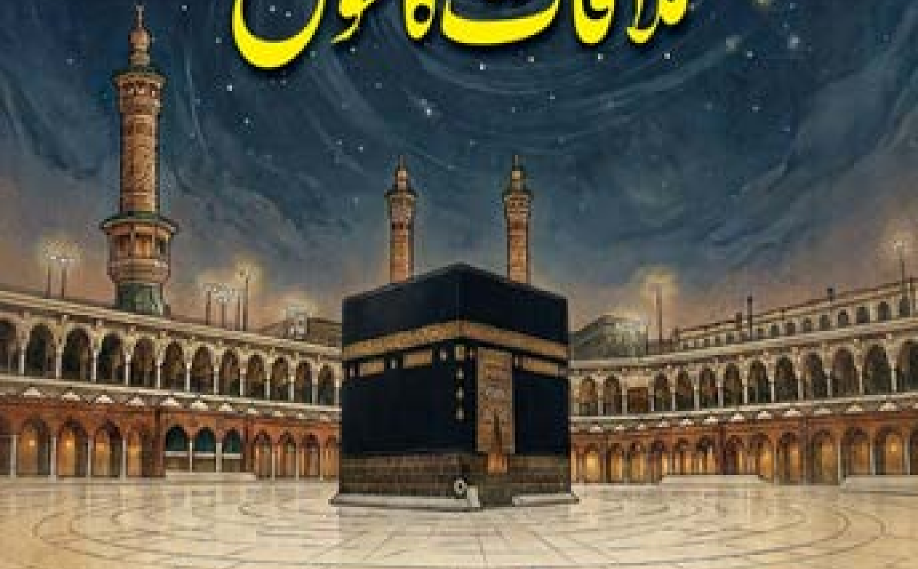

"اللہ پاک سے ملاقات" کے معنی 04

دیدارِ الٰہی کی دعا 07

ملاقات کے شائقین کے 9 ارشادات 11

اپنے مرنے کی دعا کرنا کیسا؟ 18

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ،
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اللہ پاک سے مُلاقات کا شوق

دُعائے عطّار: یارَبَّ الْمُصطَفٰے! جو 20 صَفْحات کا رِسالہ ”اللہ پاک سے مُلاقات کا شوق“ پڑھ یا سُن لے اُس سے ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا اور اُسے اپنی مُلاقات کا شوق عطا فرما اور ماں باپ سمیت اس کو بے حساب بَخْش دے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اُس سے رَاضی ہو اُسے چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔“

(فِردَوسُ الْاَخبار بمأثورِ الْخِطاب ج ٢ ص ٢٨٤ حدیث ٦٠٨٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

میں موت کا فِرِشتہ ہوں (واقِعہ)

مَلَكُ الْموت حضرتِ عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلام ایک نیک شَخْص سے ملے اور اُسے سلام کیا۔ نیک شَخْص نے سلام کا جواب دیا۔ مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: ”مجھے تم سے ایک ضَروری کام ہے۔“ نیک شَخْص نے عَرض کی: اِرشاد فرمائیے۔ مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: یہ میرے اور تمہارے دَرمیان ایک راز ہے۔ نیک شَخْص نے اپنا سَر قریب کر دیا۔

حضرتِ مَلَكُ الْموت عَلَيْهِ السَّلَام نے (کان میں) فرمایا: ”میں موت کا فِرِشتہ ہوں۔“ نیک شخص نے کہا: خوش آمدید (WELCOME)! آپ نے کافی عَرصہ اِنتِظار کروایا، اللہ پاک کی قسم! مجھے رُوئے زمین پر آپ کی مُلاقات سے زیادہ کسی کی مُلاقات پسند نہ تھی۔ مَلَكُ الْموت عَلَيْهِ السَّلَام نے فرمایا: ”تم جس کام کے لئے نکلے ہو اُس کو پورا کرلو۔“ اُس نیک شخص نے جواب دیا: اللہ پاک کی مُلاقات سے بڑھ کر اَب مجھے کوئی شے پسند نہیں۔ مَلَكُ الْموت عَلَيْهِ السَّلَام نے فرمایا: ”تم کس حالت میں مرنا پسند کروگے؟“ نیک شخص نے عَرض کیا: کیا آپ کو اِس کی اجازت ہے؟ حضرتِ مَلَكُ الْموت عَلَيْهِ السَّلَام نے فرمایا: ”مجھے اِسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔“ اُس نیک شخص نے عرض کی: میں وُضُو کرکے نَماز پڑھتا ہوں، آپ سَجْدے میں میری رُوح قَبْض کرلیجئے گا۔ چنانچہ مَلَكُ الْموت عَلَيْهِ السَّلَام نے سَجْدے کی حالت میں اُس کی رُوح قَبْض فرمالی۔ (احياء العلوم ج ٥ ص ٢١٤) (احیاءُالعلوم (اُردو) ج۵ ص۵۲۹ بتغیرٍ)

اللہ ربُّ الْعِزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے خواہشِ وصالِ دریارِ اے حَسَن　　آئے نہ کیوں اَثر کو مری آرزو پسند　(ذوقِ نعت ص۱۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ربِّ کائنات سے مُلاقات کا شوق ہمارے اندر کاش پیدا ہوجائے، صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسعود رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: ”اللہ پاک کی مُلاقات سے بڑھ کر مومن کے لیے کوئی راحت نہیں۔“

www.dawateislami.net

(شرح الصدور (اُردو) ص۵۶، الزهد لابن المبارك ص۷ قول نمبر۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یہ کون دُعا مانگ رہا ہے؟ (واقِعہ)

صَحابیِ رسول حضرت عبدُاللّٰہ بن مَسعود رضی اللہ عنہ ایک بار دُعا مانگ رہے تھے کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت ابوبکر صِدّیق و حضرت عُمَر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ وہاں سے گُزرے، نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ’’یہ کون دُعا مانگ رہا ہے؟ مانگے، اِسے دیا جائے گا۔‘‘ حضرت ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو دُعا تم اَبھی مانگ رہے تھے، مجھے بتاؤ! حضرت عبدُاللّٰہ بن مَسعود رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: میں نے **اللہ** پاک کی حَمد وثَنا یعنی تعریف وبُزُرگی بیان کی پھر یہ دُعا کی: (جس کا ترجمہ ہے:) ’’یا اللّٰہ! تیرے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، تیرا وَعدہ سچّا ہے، **تیری مُلاقات حق ہے**، جنّت ودوزخ حَق ہیں، تیرے رَسول سچّے، تیری کتاب سچّی اور تیرے اَنْبِیا بَرحَق ہیں اور حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی سچّے ہیں۔‘‘ (اللہ والوں کی باتیں (ترجمۂ حلیۃ الاولیاء) ج۱ ص۲۵۰ قول نمبر۳۹۰)

شرابِ محبّت کچھ ایسی پِلا دے کبھی بھی نَشہ ہو نہ کم یاالٰہی
مجھے اپنا عاشِق بنا کر بنا دے تو سَر تا پا تصویرِ غَم یاالٰہی
فَقَط تیرا طالِب ہوں ہرگز نہیں ہوں طَلَب گارِ جاہ و حَشَم[۱] یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۱۰۹)

مدینہ

۱: یعنی شان وشوکت۔

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

”اللہ پاک سے مُلاقات“ کے معنٰی

”بُخاری شریف“ میں ہے: سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو **اللہ** پاک سے مُلاقات پسند کرتا ہے، **اللہ** پاک بھی اُس کی مُلاقات پسند فرماتا ہے اور جو **اللہ** پاک سے **مُلاقات** ناپسند کرتا ہے، **اللہ** پاک بھی اُس کی **مُلاقات** ناپسند فرماتا ہے۔ یہ سُن کر اُمُّ الْمُؤمنین حضرت بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا یا بعض پاک بیبیوں نے عرض کی: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم موت ناپسند کرتی ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ مطلب نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب مومن کی موت یقینی طور پر قریب ہوجاتی ہے تو اسے **اللہ** پاک کی خوشنودی اور عنایت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کے آگے جو کچھ ہے اس سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں ہوتی، اب وہ **اللہ** پاک سے **مُلاقات** پسند کرتا ہے اور **اللہ** پاک اُس کی **مُلاقات** پسند فرماتا ہے اور جب کافِر کی موت قریب ہوتی ہے تو اسے **اللہ** پاک کے عذاب و سزا کی خبر دی جاتی ہے۔ اس وقت اس کے آگے جو کچھ ہے اس سے زیادہ کوئی چیز ناپسند نہیں ہوتی تو وہ **اللہ** پاک کی **مُلاقات** ناپسند کرتا ہے اور **اللہ** پاک اُس کی **مُلاقات** ناپسند فرماتا ہے۔ (بخاری ج ٤ ص ٢٤٩ حدیث ٦٥٠٧)

موت کو ناپسند کرنے والے

حضرتِ امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض لوگ موت کو کبھی کبھار یاد کر لیتے ہیں اور جب اُسے یاد کرتے ہیں تو اُسے (یعنی موت کو) ناپسند سمجھتے ہیں

www.dawateislami.net

کیونکہ وہ دُنیا میں مشغول ہوتے ہیں، تو موت کو ناپسند کرتے ہوئے یاد کرنا **اللہ** پاک سے مزید دور کر دیتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ **اللہ** پاک کی طرف مکمّل طور پر متوجِّہ ہو کر اپنے گُناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں، موت کی یاد توبہ کے مکمّل ہونے کے ساتھ اُن کے دِلوں میں **اللہ** پاک کا خوف، بارگاہِ الٰہی میں حاضِری کی تیّاری اور وَفاداری میں اِضافہ کر دیتی ہے اور وہ شَخْص دُنیا میں مشغول ہونے کی وجہ سے موت کو ناپسند نہیں کرتا بلکہ زادِراہ (یعنی نیک اعمال) کی کمی اور آخِرت کی تیّاری نہ ہونے کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے اور یہ (موت کو) ناپسند جاننا **اللہ** پاک کی **مُلاقات** کو ناپسند کرنا نہیں اور یہ بُرا بھی نہیں ہے، بلکہ وہ شخص آخِرت کی تیّاری کے لئے دُنیاوی زندَگی چاہتا ہے اور اِسی مَحبَّت کے ساتھ اسے اِسی (آخِرت کی) تیّاری میں موت آجائے تو موت اسے **اللہ** پاک کی **مُلاقات** اور اس کے جَوارِ رَحْمت کی طرف لے جائے گی۔ **اللہ** پاک کی پہچان رکھنے والا ہمیشہ موت کو یاد کرتا ہے، کیونکہ موت محبوب سے مُلاقات کا وعدہ ہے اور مُحِب (یعنی مَحبَّت کرنے والا)، مَحبوب (یعنی جس سے مَحبَّت کی گئی اُس) کی **مُلاقات** کے وَقْت کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ (لُبابُ الاحیاء (اردو) ص۳۸۰)

جان تو جاتے ہی جائے گی قِیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظّارہ تیرا (حدائقِ بخشش شریف ص۲۱)

موت سے ایک سال پہلے

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے رِوایت ہے کہ **اللہ** پاک

www.dawateislami.net

جب کسی بندے سے بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اُس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک فِرِشتہ اُس پر مُقَرَّر کر دیتا ہے جو اسے سیدھے راستے پر لگا تا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ شخص بَھلائی پر مرجاتا ہے، لوگ اُس کے بارے میں کہتے ہیں: فلاں بندے نے بَھلائی پر موت پائی۔ جب ایسا بندہ مرنے لگتا ہے تو اپنے آخرت کے اِنعامات دیکھ کر اُس کی روح نکلنے میں جلدی کرتی ہے پس اُس وَقْت وہ **اللہ** پاک کی **ملاقات** کو پسند کرتا ہے اور **اللہ** پاک اُس کی مُلاقات پسند فرماتا ہے اور جب **اللہ** پاک کی طرف سے کسی کے لیے بُرائی مُقدّر ہو چکی ہوتی ہے تو **اللہ** پاک مرنے سے ایک سال پہلے اس پر ایک شیطان مُسَلَّط (یعنی حاوی) کر دیتا ہے جو اسے مسلسل گُمراہ کرتا اور بھٹکا تا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بدترین حالت میں مرجاتا ہے۔ جب وہ موت کے وَقْت اپنے لیے تیّار (کئے ہوئے) عذاب دیکھتا ہے تو اس کی رُوح اسے ناپسند کرتے ہوئے اُلٹ پُلٹ ہونے لگتی ہے، اس وقت وہ **اللہ** پاک کی **مُلاقات** کو ناپسند کرتا ہے اور **اللہ** پاک بھی اُس کی **مُلاقات** کو ناپسند رکھتا ہے۔

(شرح الصدور (اردو) ص ۷۸ تا ۷۹، کتاب ذکر الموت مع موسوعة ابنِ ابی الدنیا ج ۵ ص ٤٤٣ حدیث ١٥٧)

تُو حَسَنؔ کو اُٹھا حَسَن[1] کر کے ہو مَعَ الْخَیر خاتمہ[2] یارب (ذوقِ نعت ص ۸۷)

شرحِ کلامِ حسن رضا حسنؔ : یااللہ پاک! تو حَسَن رضا خان حسنؔ کو نیک اور اچّھا بندہ کر کے دنیا سے اُٹھا، اس کو بھلائی والی موت نصیب فرما۔

مدینہ

[1]: نیک اور اچھا۔ [2]: بھلائی والی موت۔

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دیدارِ الٰہی کی دُعا

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اپنی دُعا میں عرض کرو! اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ، وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ، یعنی اے **اللہ** پاک! مجھے اپنے دیدار کی لذّت اور اپنی **مُلاقات** کا شوق عطا فرما۔ (نوادر الاصول ج ۲ ص ٤٥، کنز العمال ج ۱ جزء ۲ ص ۸٤ حدیث ۳٦۹۸)

تصوُّف کی ایک تعریف

صُوفیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم فرماتے ہیں: دُنیا سے مُنہ پھیرتے ہوئے اُسے چھوڑ کر آخِرت میں **اللہ** پاک سے **مُلاقات** کے لئے خوب کوشش کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۳ ص ٦۷)

شوقِ مُلاقات پیدا کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک سے **مُلاقات** یقیناً مرنے کے بعد ہی ہوگی، غفلت میں ڈالنے والی دُنیا سے مُنہ موڑ کر نیک اعمال کر کے رِضائے الٰہی پانے کی صورت میں زندَگی گُزارنے والا سعادت مند عاشِقِ رسول موت کو پسند کرے گا کیونکہ اُس خوش نصیب کیلئے اُس کے نیک کاموں کا بدلہ، جنّت اور اُس کی اَعلیٰ نعمتیں ہوں گی اور سب سے بڑی نِعمت **اللہُ** ربُّ الْعِزّت کا دیدار ہے۔ کاش! صد کروڑ کاش! ہمارے اندر بھی ربِّ کائنات سے مُلاقات کا شوق پیدا ہو جائے۔ صِراطُ الْجِنان جلد پہلی صَفْحَہ 169 پر ہے: ”**اللہ** پاک کی

مُلاقات کا شوق مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔‘‘

ہِدایت کی عَلامَت

ارشادِ حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ: ہدایت کی علامات میں سب سے واضح علامت اللہ کریم سے مُلاقات کو پسند کرنا ہے، جب بندہ اللہ کریم سے ملنے کو پسند کرتا ہو تو وہ بھلائی کی اِنتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۹ ص۴۶۱ قول نمبر ۱۴۰۳۵)

عَیش وراحَت کا دِن

بَہُت بڑے تابِعی بُزُرگ حضرتِ حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ’’مومن کا سُکون صِرف اللہ پاک سے مُلاقات میں ہے اور جس کا سُکون اللہ پاک سے مُلاقات میں ہو تو اُس کے لئے موت کا دِن خوشی، راحَت، اَمْن، عزّت و بُزُرگی کا دن ہے۔‘‘

(احیاء العلوم (اُردو) ج۵ ص۵۲۳)

حضرتِ عُقْبَہ بن مُسلِم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ’’اللہ پاک کو بندے کی اِس عادت سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے جس میں وہ اللہ پاک کی مُلاقات کو پسند کرتا ہے۔‘‘

(مُکاشفۃ القلوب (اردو) ص۳۶۰، الزھد لابن المبارك ص۹٤ قول نمبر ۲۷۹)

مَغفِرت کی اُمّید

اللہ پاک قِیامت کے دِن مومنوں سے اِرشاد فرمائے گا: کیا تمہیں میری مُلاقات پسند ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، اے ہمارے رب! تو اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: کیوں؟ وہ

www.dawateislami.net

جواب دیں گے: ہم تیرے عَفْوو دَرگزر (یعنی گناہوں کی مُعافی دینے) اور تیری مغفِرت کی اُمّید رکھتے تھے۔ **اللہ** پاک اِرشاد فرمائے گا: ''میں نے تمہارے لئے اپنی مغفِرت کو واجِب کردیا۔'' (احیاءالعلوم (اُردو) ج۵ ص۷۶۵)

جنّت میں آقا کا پڑوسی، بن جائے عطّار الٰہی!
مولیٰ! از پئے قطبِ مدینہ، یا **اللہ**! مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش ص۱۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پُھول سونگھنے میں رُوح قَبْض ہوگئی

صَحابی ابنِ صَحابی حضرت عبدُاللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یا **اللہ**! تیرے بندے حضرت ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام موت سے گھبرا گئے ہیں۔ **اللہ** پاک نے اِرشاد فرمایا: اُن سے کہہ دو، جب دوست سے **مُلاقات** کئے لمبا عَرصہ گزر جائے تو **مُلاقات** کا شوق بڑھ جاتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس یہ پیغام پہنچا تو عرض کی: اے پاک پَرْوَرْدگار! میں تیری **مُلاقات** کا شوق رکھتا ہوں۔ چنانچِہ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو ایک پھول پیش کیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے وہ سُونگھا تو اِسی دَوران اُنہوں نے آپ کی رُوحِ مبارک قَبْض فرمالی۔ (شرح الصدور (اُردو) ص۱۱۶)

www.dawateislami.net

حضرتِ یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام

حضرتِ یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام نے اللہ پاک سے مُلاقات کے شوق پر مشتمل یہ دُعا فرمائی، جیسا کہ پارہ 13 سُوْرَۃُ یُوْسُف آیت 101 میں ہے:

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (۱۰۱)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: اے میرے رب! بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھا دیا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! تو دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں موت عطا فرما اور مجھے اپنے قُرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما۔

(اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص۵۱۸ قول نمبر ۲۶۵۸)

مزارِ یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے تعلُّق سے ایمان اَفروز معلومات

تفسیرِ صراطُ الْجنان جلد 5 صَفْحَہ 64 پر ہے: حضرتِ یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے والِدِ ماجِد کے بعد 23 سال زندہ رہے، اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی وفات ہوئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مقامِ دَفن کے بارے میں اہلِ مِصر کے اندر سخت اختِلاف واقِع ہوا، ہر محلّے والے حُصولِ بَرَکت کے لئے اپنے ہی محلّے میں دَفن کرنے پر مُصِر (یعنی اِصرار کر رہے) تھے، آخر یہ رائے طے پائی کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دریائے نیل میں دَفن کیا جائے تاکہ پانی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قَبْر (مبارک) سے چُھوتا ہوا گُزرے اور اس کی بَرَکت

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

سے تمام اہلِ مصر فَیض یاب ہوں، چُنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سَنگِ رُخام یا سَنگِ مَرمَر کے صَندوق میں دریائے نیل کے اندر دَفْن کیا گیا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وہیں (مدفون) رہے یہاں تک کہ **400** برس کے بعد حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس مُلکِ شام میں دَفْن کیا۔ (تفسیر مدارك ص٥٤٦، تفسیر خازن ج٣ ص٤٧ ملتقطاً)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ پُرانے زمانے کے مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ **اللہ** پاک کے مقبول بندوں سے ان کی وفات کے بعد بھی فیض حاصل ہوتا ہے اور جو چیز ان کے مزارات سے چُھو (یعنی TOUCH ہو) جائے وہ بھی بابَرَکت ہوجاتی ہے۔

”دیدارِ الٰہی“ کے نو حُرُوف کی نسبت سے مُلاقات کے شائقین کے 9 اِرشادات

(1) صَحابیِ رسول حضرتِ ابوذَرغِفاری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وَقْت جب قریب آیا تو فرمایا: ”اے موت! جلدی آ، کیونکہ میں **اللہ** پاک سے **مُلاقات** کو پسند کرتا ہوں۔“ (تنبیہ المغترین ص٥٩)

دے اُس کو دَمِ نَزْع اگر حُور بھی ساغر
مُنہ پھیر لے جو تِشنۂ دیدار ترا ہو (ذوقِ نعت ص۲۱۰)

الفاظ و معانی: دمِ نَزْع: جان نکلتے وقت۔ ساغر: جام، پیالہ۔ **تشنۂ دیدار:** دیدار کا پیاسا۔

شرحِ کلامِ حَسَن رضاؔ: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! قَبْر میں چونکہ آپ کی زیارت

www.dawateislami.net

کی سَعادت عنایت ہوتی ہے لہٰذا ایسا عاشقِ رسول جو آپ کے شربتِ دیدار کا پیاسا ہو اس کو اِنتقال کے وَقت جنّتی حُور بھی اگر چھلکتا جام پیش کرے تو وہ قبول نہ کرے۔

(2) صَحابیِ رسول حضرت ابودَرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اپنے ربِّ کریم کی مُلاقات کے لیے میں موت کو پسند کرتا ہوں۔" (شرح الصدور (اُردو) ص۵۸، طبقات ابن سعد ج۷ ص۲۷۵)

اپنی مُلاقات نصیب فرما

(3) عظیم تابِعی بُزُرگ حضرتِ مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اَکثر جو دُعا مانگتے اُس طویل دُعا میں یہ الفاظ بھی ہوتے: "اے **اللہ** پاک! مرنے سے پہلے ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما اور (آخِرت کی) پکڑ سے پہلے سَلامتی و عافِیَت کے ساتھ اپنی **مُلاقات** نصیب فرما۔ اے زمین و آسمان کے مالِک! ہمیں اپنی طرف رَغبت اور اپنا خوف عنایت فرما۔"

(اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص۵۴۹ قول نمبر ۲۷۵۸)

سَجْدے میں وَفات

(4) حضرتِ صَفْوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی سَجْدے کی حالت میں وفات ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ دُعا میں یہ عرض کرتے: "اے **اللہ**! مجھے تیری **مُلاقات** پسند ہے لہٰذا تو بھی مجھ سے **مُلاقات** کو پسند فرما۔" (احیاء العلوم (اُردو) ج۵ ص۳۷۳)

بی بی شَعْوانہ کی دُعا

(5) **اللہ** پاک کی وَلِیہ حضرت بی بی شَعْوانہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہا یوں دُعا فرماتیں: "اِلٰہی! مجھے تیری

www.dawateislami.net

مُلاقات کا بَہُت شوق ہے اور تیری طرف سے ملنے والے ثواب کی بَہُت زیادہ اُمّید ہے۔ تُو ایسا کریم ہے کہ تیری بارگاہ میں اُمّیدوار مایوس نہیں ہوتے۔" (احیاءالعلوم (اُردو) ج۵ص۳۸۶)

اللہ کی رَحمت سے یہ مایوس نہیں ہے
ہو جائے گا عطّار کی بخشش کا بہانہ (وسائلِ بخشش ص۳۵٤)

وفات کے وَقت وَجْد

(6) حضرتِ جُنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی گئی: حضرت ابوسعید احمد بن عیسٰی خَرّاز رَحمۃُ اللہِ علیہ پر اِنتِقال کے وَقت کافی وَجْد طاری تھا۔ آپ نے فرمایا: "ہوسکتا ہے کہ اُن کی رُوح اپنے رَب سے مُلاقات کے شوق میں جِسْم سے جُدا ہونا چاہ رہی ہو۔" (احیاءالعلوم (اُردو) ج۵ص۵۷۷)

حضرت مولانا شاہ عبدُالعلیم آسی غازی پوری رَحمۃُ اللہِ علیہ شوقِ دیدارِ مصطَفٰے میں فرماتے ہیں: ؎

اب تو پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
ہے شبِ گور بھی اُس گُل سے ملاقات کی رات

الفاظ ومعانی: شبِ گور: قَبْر کی رات۔ گُل: پھول۔ اس شِعْر میں "گُل" سے مُراد ذاتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔

جو سُتون کو پہلے ہاتھ لگا دے

(7) چند اَولیا وعُلَما ایک جگہ جمْع ہوئے اور موت کے بارے میں گُفتگو فرمانے لگے۔ اُن میں

www.dawateislami.net

سے ایک نے فرمایا: ”اگر حضرت مَلَكُ الْموت (مَ۔لَ۔کُل۔مَوت) عَلَیْہِ السَّلام تشریف لے آئیں اور فرمائیں کہ تم میں سے جو بھی سب سے پہلے فُلاں سُتون کو ہاتھ لگا دے وہ فوت ہو جائے گا۔ تو مجھے اُمّید ہے کہ **اللہ** پاک سے **مُلاقات** کا شوق ہونے کی وجہ سے میں تم سب پر سَبَقت (یعنی پَہَل) حاصِل کرلوں گا۔“ یعنی پُھرتی کے ساتھ آگے بڑھ کر سُتون کو ہاتھ لگادوں گا۔“ (اللہ والوں کی باتیں ج۶ص۱۶۰ قول نمبر ۸۰۲۳)

میں موت کو اختِیار کروں گا

(8) حضرتِ عبدُ اللہ بن ابوزکرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے تھے: ”اگر مجھے اختِیار دیا جائے کہ **اللہ** پاک کی فرماں برداری کے ساتھ 100 سال زندہ رہو یا آج ہی فوت ہوجاؤ تو میں **اللہ** پاک، اُس کے آخِری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور نیک بندوں سے **مُلاقات** کے شوق میں موت کو اختِیار کروں گا۔“ (حلیۃ الاولیاء ج۵ص ۱۷۲ قول نمبر ۶۷۳۳)

نہ گھبرا موت سے عطّار بَرْزَخ میں تُو مِل لینا
وہاں غوثُ الْوَرا ہوں گے، وہاں احمد رضا ہوگا (وسائلِ بخشش ص ۱۸۴)

کیا تم مُلاقات کو پسند نہیں کرو گے؟

(9) حضرتِ ابوعبدُ اللہ ساجی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر مجھے پوری زندگی ایسی حَلال نعمتوں سے لُطف اندوز ہونے کا اختِیار دیا جاتا جن کے بارے میں بروزِ قِیامت سُوال بھی نہیں ہوگا اور ابھی مرنے کا اختِیار دیا جاتا تو میں ابھی مرنا قبول کرتا۔ جس کی فرماں برداری کرتے ہو کیا تم اُس

www.dawateislami.net

(یعنی اللہ پاک) کی مُلاقات پسند نہیں کروگے؟" (حلیة الاولیاء ج۹ ص۳۲۳ قول نمبر ۱۴۰۱۹ بتغیرٍ قلیلٍ)

اللہُ ربُّ الْعِزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شوق اپنی مُلاقات کا دے خُدا
اپنی اُلفت میں مجھ کو گُما دے خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مُلاقاتِ الٰہی کا شوق پیدا کرنے کا طریقہ

اے عاشقانِ رسول! حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عَقْل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی ہستی سے مَحَبَّت کی جائے جو ہم سے کبھی دُور نہ ہوگی۔ دُنیا سے مَحَبَّت کرنے والا **اللہ** پاک کی **مُلاقات** کو ناپسند کرتا ہے لیکن موت آنے پر اُسے اپنی پیاری دُنیا سے جُدا ہونا پڑتا ہے اور مَحبوب (یعنی پیارے) سے جُدائی کی تکلیف ہر شَخص کو اُس کی مَحَبَّت کے مُطابق ہوتی ہے۔ (یعنی جس سے جتنی زیادہ مَحَبَّت ہو اُس کی جُدائی سے اُسے اتنی ہی زیادہ تکلیف ہوگی) (احیاء العلوم (اُردو) ج ۴ ص ۶۰۷) جب بندہ جان لیتا ہے کہ آخرت کی سعادت تو بس **اللہ** پاک سے **مُلاقات** ہے، جو اِس (ملاقات کے شَرف کے تَعلُّق) سے پردے اور رُکاوٹ میں رہا وہ مَحروم ہے۔ اور **اللہ** پاک کی **مُلاقات** سے دُور کرنے والی چیزیں خواہِشات کے پیچھے چلنا، فانی (یعنی بَہُت جلد خَتْم ہوجانے والی) دُنیا سے دلچسپی اور اِن کی مَحَبَّت میں گرِفْتار ہونا ہے جن سے دُوری لازم ہے، **اللہ** پاک کی **مُلاقات** کا ذَرِیعہ یہی ہے کہ اِس دُنیا کی رَنگینیوں

www.dawateislami.net

سے دِلی تعلّق توڑ دیا جائے اور ذِکْرِ الٰہی پر ہمیشگی کے ذَرِیْعے **اللہ** پاک سے اُنْسِیت (یعنی لگاؤ) کے لئے اُس کی طرف متوجّہ رہا جائے اور اُس سے مَحبّت کی جائے۔ (احیاء العلوم (اُردو) ج ۴ ص ۱۵ ملخصاً)

اِنسان کے لئے حقیقی سَعادت وکامیابی اِس میں ہے کہ وہ **اللہ** پاک سے **مُلاقات** کو اپنا مقصد، آخِرت کو اپنا مُستقِل (یعنی PERMANENT) ٹھکانا، دُنیا کو عارِضی (یعنی TEMPORARY) ٹھہرنے کی جگہ، بدن کو سُواری اور اَعْضا کو اپنا خادِم (یعنی **اللہ** پاک کی فرمانبرداری پر مدد کرنے والا) تصوُّر کرے۔ (احیاء العلوم (اُردو) ج ۳ ص ۳۰)

اللہ پاک پارہ 21 سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت، آیت 64 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

آسان ترجمۂ قُراٰن کنزُالعِرفان: اور بیشک آخرت کا گھر ضَرور وہی سچّی زندگی ہے۔ کیا ہی اچّھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے۔

اور جو اِس (یعنی اپنی دُنیا پر آخرت کو بڑائی دینے والے) دَرَجے پر پہنچ جاتا ہے وہ **اللہ** پاک کی **مُلاقات** کو پسند کرتا ہے اِسی لئے وہ موت کو بھی پسند کرتا ہے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۶۷)

مجھ کو اللہ سے مَحبّت ہے یہ اُسی کی عَطا و رَحمت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

میری مُلاقات کیلئے تیّار ہو جا!

اللہ پاک نے آسمانی کتابوں میں اِرشاد فرمایا: اے میرے بندے! میری **ملاقات**

www.dawateislami.net

کے لئے تیّار ہو جا، عنقریب تُو مجھ سے ملے گا۔اور میری عِبادت کر کیونکہ میں ہی تیرا مالِک ہوں، وہ شخص مجھے کس آنکھ سے دیکھے گا جس نے میری نافرمانی کی؟ یا وہ شخص کس مُنہ سے ملے گا جو میری عَظَمتِ شان کو بھول چکا ہے؟ وہ بندہ نُقصان میں ہے جسے میں اپنے دیدار سے مَحروم کر دوں گا۔ جب سچّے بندے میرے قریب ہوں گے اور بد بخت میری بارگاہ سے دُھتکار دیئے جائیں گے، پھر میں اُن پرہیزگاروں پر تجلّی فرماؤں گا جو مجھے محبوب (یعنی پیارا) رکھتے ہیں۔اے میرے بندے! میرے دَروازے پر کھڑا ہو جا کہ میں کریم ہوں اور میری پناہ مانگ کہ میرا ہی راستہ سیدھا ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں (ترجمۂ روض الفائق) ص ۹۵)

ایک رِوایت میں ہے: **اللہ** پاک نے دُنیا سے اِرشاد فرمایا: میرے اَولیا کے لیے کڑوی بن جا، یہاں تک کہ وہ میری **ملاقات** پسندیدہ جاننے لگیں اور میرے دُشمنوں کے لیے میٹھی بن جا، یہاں تک کہ وہ میری **ملاقات** ناپسند جاننے لگیں کیونکہ میں نے دنیا اپنے اولیا کے لیے قیدخانہ اور دشمنوں کے لیے جنّت بنائی ہے۔ (معجم کبیر ج ۱۹ ص ۷ حدیث ۱۱ مختصراً)

گرچہ ظاہر میں صورتِ گُل ہے   پر حقیقت میں خار ہے دنیا
ایک جھونکے میں ہے اِدھر سے اُدھر   چار دن کی بہار ہے دنیا

کاش! ہم ایسی زندگی گزاریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً موت کو وُہی پسند کرے گا جس نے اُس کیلئے تیّاری بھی کی ہوگی، مثلاً نَماز روزوں کی پابندی اور خوب نیکیاں کی ہوں گی،

www.dawateislami.net

سُنّتوں پر عمل کرتا ہوگا، نیکی کی دعوت دیتا ہوگا، بُرائی سے مَنْع کرتا ہوگا، اپنے دِل میں مُسلمان بھائیوں اور بِالْخُصوص غریبوں کی ہمدردی و خیر خواہی کا جذبہ رکھتا ہوگا، دُکھیارے مسلمانوں کے دُکھ بٹاتا ہوگا، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، سود و رِشوت، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں وغیرہ سے بچتا ہوگا۔ اے کاش! ہم ایسی زندگی گزاریں کہ جیسا کسی نے کہا ہے:

یاد داری کہ وقتِ زادَن تُو — ہمہ خَنداں بدَنْد و تُو گِریاں
آں چُناں زی کہ وقتِ مُردَن تُو — ہمہ گِریاں شَوَند و تُو خَنداں

یعنی یاد رَکھ! تیری پیدائش کے وقت سب خَنداں (یعنی ہنس رہے) تھے مگر تو گریاں (یعنی رو رہا تھا) ایسی زندگی گُزار کہ تیری موت کے وقت سب گریاں (یعنی رو رہے) ہوں اور تو خَنداں (یعنی ہنس رہا ہو)۔

عرش پر دُھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا — فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیِّب وطاہِر گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب — صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے مرنے کی دُعا کرنا کیسا؟

والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے (وفات یافتہ) نیک بندوں سے مُلاقات کے شوق کے سبب اپنے مرنے کی دُعا کرنا دُرُست ہے۔ جبکہ دُنیوی مَضَرَّتوں (مَ۔ضَرْ۔رَتوں یعنی پریشانیوں) سے بچنے کے لئے موت کی تمنّا ”ناجائز“ ہے اور دینی مَضَرَّت (یعنی دینی نقصان) کے خوف سے جائز۔ (فضائلِ دُعا ص ۱۸۲،۱۸۳ ملخصاً)

موت آجائے ترے ذِکر کے دوران مجھے
دل سے کہتا ہوں میں امین رسولِ عربی

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اللہ پاک مُلاقات کا مُشتاق ہے

اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفاتِ ظاہری کے دِن جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلام) نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکرعَرض کی: آپ کیسا محسوس کررہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! میں اپنے کو غمگین پاتا ہوں (یعنی یہ غم اپنی اُمّت و دین کے حوالے سے تھا کہ اس کا کیا بنے گا؟[1]) اتنے میں مَلَكُ الْموت (عَلَیْہِ السَّلام) نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ مَلَكُ الْموت ہیں اور آپ سے اجازت کے طَلَب گار ہیں، انہوں نے آپ سے پہلے نہ کبھی کسی سے اجازت مانگی، نہ آپ کے بعد کسی سے مانگیں گے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: انہیں اجازت ہے۔ پھر مَلَكُ الْموت آپ کے سامنے باآدب کھڑے ہوکرعرض گُزار ہوئے: اللہ پاک نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ کی فرماں برداری کروں، اگر آپ مجھے اپنی (مبارک) رُوح لے جانے کی اجازت دیں گے تو میں ایسا کروں گا، اگر مَنْع فرمائیں گے تو نہیں کروں گا۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَلَكُ الْموت! تم ایسا ہی کروگے؟ عرض کی: جی ہاں! مجھے یہی حکم دیا گیا ہے۔ حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اللہ پاک آپ کی مُلاقات کا مُشتاق ہے۔

مدینہ

[1]: دیکھئے: مرآت ج۸ص ۳۰۸

www.dawateislami.net

حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَلَکُ الْموت! جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے تم وہ کرلو۔ چُنانچِہ انہوں نے آپ کی رُوح مبارَک قَبْض کرلی۔ (دلائلُ النُّبوّۃ للبیھقی ج۷ص ۲۱۱ سے خلاصہ)

خَلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز
کچھ عَجب بھاتے ہیں بھانے والے (حدائق بخشش ص۱۶۲)

الفاظ معانی: **خَلْق**: مَخلوق۔ **خالق**: پیدا کرنے والا یعنی **اللہ** پاک۔ **عَجب**: انوکھا۔ **بھانا**: پسند آنا۔

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اپنے اِس شِعْر میں بڑے پیارے اَنداز میں حُسن و جمالِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیان کررہے ہیں، عرض کرتے ہیں: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ اتنے حسین و جمیل ہیں کہ مخلوق تو مخلوق خود خالقِ کائنات (یعنی سب جہانوں کو بنانے والا خدائے پاک جس نے آپ کو بھی بنایا ہے وہ بھی) آپ سے مَحبّت فرماتا ہے، آپ ایسے ''مُنْفَرِد'' (مُن۔فَرِد یعنی UNIQUE) محبوب ہیں کہ خالق و مخلوق سب آپ سے پیار کرتے ہیں۔

یاربَّ الْمصطفٰے! ہماری غفلت دُور ہو اور ہمیں تیری ملاقات کا شوق نصیب ہو۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری

۲۸ محرّم شریف ۱۴۴۸ھ
14-07-2026

مَاخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰنِ مجید	مکتبۃ المدینہ کراچی	حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت	اللہ والوں کی باتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر مدارک	دارالمعرفۃ بیروت	نوادر الاصول	دارالجیل بیروت	نیکیوں کی جزائیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر خازن	مصر	کنز العمال	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حکایتیں اور نصیحتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ کراچی	طبقات	دارالکتب العلمیۃ بیروت	شرح الصدور (اُردو)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	دلائلُ النُّبوۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فضائلِ دُعا	مکتبۃ المدینہ کراچی
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	قرۃ العیون	داراحیاء التراث العربی بیروت	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
الزھد	دارالکتب العلمیۃ بیروت	احیاء العلوم	دارصادر بیروت	ذوقِ نعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
فردوس الاخبار	دارالفکر بیروت	تنبیہ المغترین	دارالمعرفۃ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
کتاب ذکر الموت	المکتبۃ العصریۃ بیروت	احیاء العلوم (اردو)	مکتبۃ المدینہ کراچی	☆☆☆	☆☆☆

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	01	مزارِ یوسف علیہ السلام کے تعلُّق سے ایمان افروز معلومات	10
میں موت کا فرشتہ ہوں (واقِعہ)	01	ملاقات کے شائقین کے 9 اِرشادات	11
یہ کون دُعا مانگ رہا ہے؟ (واقِعہ)	03	اپنی ملاقات نصیب فرما	12
”اللہ پاک سے مُلاقات“ کے معنیٰ	04	سجدے میں وفات	12
موت کو ناپسند کرنے والے	04	بی بی شَعْوانہ کی دُعا	12
موت سے ایک سال پہلے	05	وفات کے وقت وَجْد	13
دیدارِ الٰہی کی دُعا	07	جو سُتون کو پہلے ہاتھ لگادے	13
تصوُّف کی ایک تعریف	07	میں موت کو اختیار کروں گا	14
شوقِ مُلاقات پیدا کیجئے	07	کیا تم ملاقات کو پسند نہیں کرو گے؟	14
ہدایت کی علامت	08	مُلاقاتِ الٰہی کا شوق پیدا کرنے کا طریقہ	15
عَیش وراحت کا دِن	08	میری ملاقات کیلئے تیّار رہو جا!	16
مَغفِرت کی اُمّید	08	کاش! ہم ایسی زندگی گزاریں	17
پُھول سونگھنے میں روح قبض ہوگئی	09	اپنے مرنے کی دُعا کرنا کیسا؟	18
حضرتِ یوسف عَلَیْہِ السَّلام	10	اللہ پاک ملاقات کا مشتاق ہے	19

فالج ایکسیڈنٹ وغیرہ سے حفاظت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

فضیلت: فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: ”جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین بار یہ (اوپر دی ہوئی) دُعا پڑھے اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔“ تابعی بزرگ حضرت اَبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس دن مجھے فالج ہوا اس دن میں یہ دُعا نہیں پڑھ سکا تھا۔ (ابو داؤد، حدیث 5088، ترمذی، حدیث 3399 ملتقطاً) ”مراٰۃ“ میں ہے: اس دُعا کی برکت سے ناگہانی (یعنی اچانک آنے والی) بیماری اور زہریلے جانور کے کاٹنے اور دوسری اچانک (آنے والی) آفتوں سے حفاظت رہتی ہے۔ ہاں! دوسری قسم کی مصیبت آسکتی ہے، اور معمولی تکلیفیں اور بیماریاں تو انسان کو لگی ہی رہتی ہیں۔ (مراٰۃ، 4/11 ملخصاً) (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک ”صبح“ ہے اور ابتدائے وقتِ ظہر سے غروبِ آفتاب تک شام ہے)

01082655

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net